93865 ـ اگر تاخیر سے بیدار ہو اور پانی ٹھنڈا ہو تو کیا تیمم کر لے ؟

سوال

ایك شخص كو رات احتلام ہوا اور صبح جب بیدار ہوا تو ڈیوٹی سے لیٹ ہوگیا اور موسم بھی ٹھنڈا اور بارش والا تھا تو اس نے پاكیزہ مٹی كے ساتھ تیمم كر لیا تو كیا ایسا كرنا اس كے لیے جائز تھا، یہ علم میں رہے كہ اسے ڈیوٹی سے لیٹ ہونے كے ساتھ ساتھ بیمار اور ہلاك ہونے كا خدشہ تھا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جسے احتلام ہو اور منى خارج ہو جائے نماز كے لیے اس پرغسل جنابت كرنا واجب ہے، اس كے لیے غسل چھوڑ كر تیمم كرنا جائز نہیں، لیكن اگر اسے پانى نہ ملے، یا پھر پانى كے استعمال میں اسے ضرر اور نقصان ہونے كا اندیشہ ہو تو وہ غسل چھوڑ كر تیمم كر سكتا ہے؛ كیونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اے ایمان والو! جب تم نماز كے لیے كھڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور كہنیوں تك ہاتھ دھو لو، اور اپنے سروں كا مسح كرو، اور اپنے پاؤں ٹخنوں تك دھوؤ، اور اگر تم جنابت كى حالت میں ہو تو غسل كرو، اور اگر تم بیمار ہو یا مسافر، یا تم میں كوئى شخص قضائے حاجت كر كے آئے، یا تم نے بیوى سے ہم بسترى كى ہو اور تمہیں پانى نہ ملے تو تم پاكیزہ مٹى كے ساتھ تیمم كرو، اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھ پر مسح كرو المآئدۃ (6).

اور رسول كریم صلى اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" مٹى مسلمان شخص كے وضوء ہے، چاہے اسے دس برس بھى پانى نہ ملے، اور جب اسے پانى ملے تو وہ اللہ سے ڈرے اور پانى كو اپنى جلد پر ڈالے كیونكہ یہ اس كے لیے بہتر ہے "

اسے بزار نے روایت كیا ہے اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3861) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو جو شخص بھى جنابت كى حالت میں بیدار ہو اور اسے موسم ٹھنڈا ہونے كى بنا پر ضرر اور نقصان پہنچنے كا خدشہ ہو اور وہ پانى گرم كر سكتا ہو تو اس كے لیے ایسا كرنا لازم ہے، چاہے نماز كا وقت بھى نكل جائے؛ كیونكہ سوایا ہوا شخص معذور ہے، اور اس كے حق میں نماز كا وقت وہى ہے جب وہ بیدار ہوا ہو، تو اس كے لیے نماز ادا كرنى اور نماز كے لیے طہارت و پاكیزگى كى سب شروط پورى كرنى لازم ہیں.

اور اگر اسے پانی گرم کرنے کے لیے کچھ نہ ملے تو اس وقت اس کے لیے تیمم کرنا جائز ہے.

اور ڈیوٹی سے تاخیر ہونے کا خوف کوئی ایسا عذر شمار نہیں ہوتا جس کی بنا پر غسل ترک کر کے اس کے لیے تیمم کرنا جائز ہوتا ہو.

اور جو شخص بھی بغیر کسی جائز عذر کے تیمم کرے اسے اس تیمم کے ساتھ ادا کردہ نماز دوبارہ ادا کرنی ہوگی، تا کہ وہ بری الذمہ ہوسکے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر بہت شدید سردی ہو اور برتن میں پانی جما ہوا ہو اور لوٹے میں برف کی طرح اور انسان کو وضوء کرنا ہو، اور پانی اس پر اثرانداز ہو کر اسے بیمار کر دیتا ہو تو کیا کرنا چاہیے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر تو معاملہ ایسا ہی ہو جیسا بیان ہوا ہے تو وہ تیمم کر لے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا تم میں کوئی شخص قضائے حاجت کر کے آیا ہو، یا تم نے بیوی سے ہم بستری کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیزہ مٹی سے تیمم کرلو، اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرو .

لیکن اگر اس کے لیے آگ پر پانی گرم کرنا ممکن ہو تو اس کے لیے ایسا کرنا واجب ہے، اور اس کے لیے غسل کرنا واجب ہوگا کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی کا تقوی اپنی استطاعت کے مطابق اختیار کرو . انتہی.

واللہ اعلم .